سوال

(01)فاتحہ، سویم، دہم، چہلم وغیرہ میں شریک ہوجانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید صحیح العقیدہ ہے لیکن محض اس خیال سے کہ لوگ اس کی بات توجہ سے سن کر اس پر عمل کرتے ہیں اور اس سے نفرت نہیں کرتے ہیں۔ بعض رسوم مروجہ مثلاً: فاتحہ، سویم، دہم، چہلم وغیرہ میں شریک ہوجاتا ہے۔ زید کہتا ہے کہ ان بدعات میں اس نیت سے شرکت کرنے پر اگر کوئی گناہ ہوگا تو مجھ پر ہوگا۔ میرے ان کاموں میں شریک ہونے کی وجہ سے میری تبلیغ سے لوگ بدکتے نہیں۔ بلکہ تبلیغ کے نتیجہ میں شرکیہ کاموں سے بچ جائیں گے۔ کیا یہ طرز عمل شرعا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فاتحہ، سویم، دھم، بستم، چہلم، بڑے پیر کی گیارہویں وغیرہ رسوم مروجہ بلاشبہ کتب فقہ حنفی کی رو سے بھی بدعت ہیں، اوران بتدعین کا زید کا تبلیغ سے متاثر ہوکر امور شرکیہ (قبر پرستی، تعزیہ پرستی۔ پیرپرستی۔ نذر نیاز لغیر اللہ۔ اہل قبور سے استمداد واستعانت وغیرہ) سے بچ جانا، غیر قطعی بلکہ مشکوک ہے۔ اس لیے محض اس وہم وخیال کی بنا پر امور بدعیہ میں شرکت جائز نہیں ہوگی۔ زید کے اس طرز عمل سے شبہ ہوتا ہے کہ وہ مداہنت فی الدین کا مرتکب ہے اور دنیا طلبی کے لیے اس چیز کو حیلہ اور بہانا بنارہا ہے۔ پس اس کو بدعات و منکرات سے الگ تھلگ رہ کر، حکمت علمی سے پند ونصیحت کا وہ ڈھنگ اختیار کرنا چاہیے، کہ اس کی تبلیغ مفید وتیجہ خیز ثابت ہو اور دین بھی مجروح نہ ہو۔

ہاں اگر زید کو اس امر کا قوی اور غالب گمان ہو کہ یہ بتدعین اس کی تبلیغ کے ذریعہ امور شرکیہ سے توبہ کرلیں گے اور ان کے عقائد کفریہ کی اصلاح ہوجائے گی، تو اس شرط کے ساتھ ان رسوم غیر شرکیہ میں علی سبیل الکرہتہ شریک ہوسکتا ہے، کہ مناسب موقعوں اور موزوں اوقات میں ان رسوم کا بدعت اور منکر ہونا بھی ان پر ظاہر کرتا رہے، یہاں تک کہ وہ ان رسوم بدعیہ کو بھی ترک دیں۔ (محدث دہلی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 28

محدث فتویٰ